

امریکہ میں اس وقت جس طرح لڑکیاں اور خواتین کھیل کے ہر شعبہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں اس کی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی۔ یہ دراصل عوامی رویے میں آنے والی تبدیلی اور نئے قوانین کے سبب ممکن ہوا ہے۔



ہر شعبہ میں خواتین اسپورٹس میں تیار

کلینر اسٹیٹ

لئے جو اسٹریٹجی سمجھ میں آئی، رکنا پڑا۔ اس پہلے نائیکل گیم تک جس میں جینی نی اسٹیٹ کو لوز یا نائیک سے شکست ہوئی رو دراز کے متعلق اسٹریٹجی نے کہا کہ ”مجھے یاد ہے کہ ہمیں رقم حاصل کرنے کے لئے چرچ میں جانا پڑا تا کہ ہم اپنے سونٹروں پر وہ چھوٹا سا ”C“ بنوا سکیں جو ہوائی جہاز میں سفر کرتے ہوئے اچھا لگے گا۔“ انھوں نے کہا کہ ”اسپورٹس کے سامان بیچنے والے ایک اسٹور نے رضا کارانہ طور پر ہمیں یونیفارم دیں تاکہ ہمارے پاس ایک جوڑا فاضل ہو جائے۔ ہمارے منتظمین نے مقامی کمپنیوں سے عطیات لئے، کمپس میں ہمیں ناکامی کی بد نسبت کامیابی سے زیادہ خوف تھا کیونکہ ہمیں ہمیشہ یہ فکرا لاحق رہتی کہ اگلے راؤنڈ کے لئے ہم رقم کہاں سے لائیں گے۔“

بڑی تیزی سے ۲۰۰۰ میں پہنچنے تک اسٹریٹجی اپنی موجودہ ٹیم کی کوچنگ کرنے لگیں جو کہ پکا ٹاؤ، نیو جرسی میں قومی پیمانے کی رننگس یونیورسٹی کی ٹیم ہے۔ جب رننگس

ہیوسٹن میں مئی ۲۰۰۵ میں خواتین قومی باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے ہری سیزن کھیلوں کے دوران کنکنی کٹ سن کی لنڈسے ویلن (۱۳) باسکٹ کرنے کے لئے چھلانگ لگاتے ہوئے۔ ہیوسٹن کونٹس کی جینیٹھ ارکاٹن (۹) انہیں روکنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

نے این سی اے اے ویسٹرن کانفرنس فائنل میں یونیورسٹی آف چارجیا کو چھٹاڑ دیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ”فائنل چارج“ کے لئے اسٹریٹجی کو تیسری بار جانا پڑتا۔ چیمپئن شپ راؤنڈ گیمس میں چار کامیاب ٹیمیں ہوتی ہیں۔ اس وقت تک کوچ کو معلوم ہو گیا تھا کہ اس طرح کی ٹیموں کے لئے سفر کے ذرائع کو ہر طرح اول درجے کا ہونا چاہئے۔

امریکہ

میں عوام کے بدلتے ہوئے رویوں اور ایک تاریخ ساز وفاقی قانون کے طفیل لڑکیاں اور عورتیں اب ہر سطح کے منظم کھیلوں میں حصہ لینے لگی ہیں ایسا کہ پہلے کبھی نہ تھا۔ سی۔ ویویان اسٹریٹجی ہال آف فیم کی شہرت یافتہ ہیں۔ انھوں نے جب ۱۹۸۲ میں چھوٹے سے جینی نی اسٹیٹ کالج، پنسلوانیا کی اپنی عورتوں کی باسکٹ بال ٹیم کو نیشنل کالجیٹ ایتھلیٹک ایسوسی ایشن (این سی اے اے) کی طرف سے عورتوں کی اولیں نیشنل چیمپئن شپ کی منظوری ملنے دیکھا تو لگا کہ چاندل گیا ہے۔ اگر یہ واقعہ نیا اور این سی اے اے کے لئے بھی انوکھا تھا تو عورتوں کے لئے بھی بے مثال تھا۔ این سی اے اے وہ ممتاز ادارہ ہے جو امریکہ میں انٹرنیشنل کالجیٹ کھیلوں کا اہتمام کرتا ہے اور برسوں سے اعلیٰ درجے کے مردوں کے چیمپئن شپ ٹورنامنٹ کو اسپانسر کرتا رہا ہے۔

عورتوں کے باسکٹ بال میں انتہائی شہرت یافتگان کو بھی کالج میں مردوں کے کھیلوں، ان کے فیاضانہ عطیات اور آمدنی کے لئے ٹیلیویژن شو کے مرحلوں سے گزرنا پڑا ہے چنانچہ اسٹریٹجی ٹیم کو بھی چیمپئن شپ اہلیت کے لئے انہی راہوں سے گزرنا پڑا۔ وہی جنوب مشرقی پنسلوانیا سے افتتاحی تقریب گاہ تک جو اولڈ ڈومینین یونیورسٹی کے کیسپس واقع نورفوک، ورجینیا میں تھی، راستے بھر بہتری جگہوں پر خوانچے لگانے، قمرے اندازوں، عطیات کے لئے ایپیلوں اور رقم کے حصول کے لئے دیگر بہتری حکمتوں کے

میڈیا اور ہجوم

اکیسویں صدی کے آغاز پر عورتوں کی ایسی ٹیم کی سربراہ کی زندگی اعلیٰ ترین درجے سے کم نہیں تھی۔ کھلاڑی عورتوں کی رسائی صرف ملک گیر ٹیلیویژن کے ناظرین اور اس کی معرفت رقوم کی دستیابی تک محدود نہ تھی بلکہ انہیں تقویت کے دیگر اسباب کی توقعات تھیں اور وہ دستیاب بھی ہوئے جو کسی زمانے میں صرف مردوں کی باسکٹ بال ٹیم کا حصہ تھے۔ جن میں میڈیا کے ذریعے بڑے پیمانے پر تشہیر کے علاوہ دستور کے مطابق بنی ہوئی ٹیم کی بسیں، چارٹرڈ ہوائی سفر، اول درجے کے ہوٹلوں میں قیام اور سب سے بڑھ کے وفادار مداحوں کے مراکز شامل تھے۔ دراصل ۲۰۰۰ میں ”فائل چار“ کی منزل ایک خوابیدہ کالج کیسپس نہیں تھا بلکہ پنسلوانیا کا بڑا شہر فیلاڈیلفیا تھا جہاں تمام سہولتوں سے آراستہ ایک پُر رونق کھیل کا اسٹیڈیم تھا جس میں ۲۰ ہزار سیٹوں کی گنجائش تھی اور وہ کھلاڑی عورتوں اور ان کے پرجوش حامیوں کے استقبال کے لئے تیار تھا۔

ایک جم غیر صرف رنگرز کو دیکھنے کے لئے نہیں اکٹھا ہوا تھا بلکہ ملک گیر شہرت والی اعلیٰ درجے کی کئی اور ٹیموں کو بھی دیکھنے کے لئے، جیسے ٹینس کی ٹینس یونیورسٹی اور کنکٹی کٹ یونیورسٹی کی ٹیمیں جو موجودہ دور کی باسکٹ بال نسل جیسی ہیں جو نوجیز لڑکیوں میں مقبولیت کے اعتبار سے پچھلی نسل کے پینل جیسی ہیں۔ اہم ترین وقت میں قومی پیمانے پر نشر ہونے والے اوآخر ہفتے کے دو دنوں میں سارے پروگرام کے ٹکٹ بک گئے۔ اس سہی فائل راؤنڈ کو دیکھنے کے لئے اتنی بڑی بھڑت جمع ہو گئی کہ پنسلوانیا کی تاریخ میں عورتوں یا مردوں کے کالج ٹیم کو دیکھنے والوں کا اتنا بڑا مجمع کبھی نہیں ہوا تھا اور رپورٹوں، اسپورٹس کے نشر کنندگان یا میڈیا کے دیگر ارکان بھی اتنی بڑی تعداد میں کبھی نہیں جمع ہوئے تھے۔

اب اسٹارگرو وومنز باسکٹ بال ہال آف فیم کی ایک رکن ہیں۔ اس اوآخر ہفتے کو یاد کرتی ہوئی وہ کہتی ہیں کہ ”اندر جا کر اتنی وسیع و عریض جگہ کو بھرا ہوا دیکھنا اور فیلاڈیلفیا یا کسی اور جگہ اسپورٹ کا وہ اثر دیکھنا ایک ایسی چیز تھی جس کا آپ ۱۹۸۲ میں تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔“

حالیہ عشروں کے دوران عورتوں کے کھیلوں کی بہتری سطحوں پر حیرت انگیز تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ اس راہ میں جھٹکے بھی لگے ہیں۔ ایک تو پیشہ ور وومنز یونٹا کنٹریڈ ساکر ایسوسی ایشن کی موت کا واقعہ ہے جو کم آمدنی اور ٹکنوں کی فروخت میں کمی کا نتیجہ تھا۔ لیکن ان ناکامیوں کے باوجود عورتوں کے کھیلوں کا جو فروغ نوجوانوں کے پروگراموں سے لے کر سنٹری اسکولوں اور یونیورسٹی کی سطحوں تک اور اس کے آگے پیشہ ور لیگ اور مقابلوں تک ہوا اس کو بڑا زبردست کہا جاسکتا ہے۔ ایتھلیٹکس اور بلی جین کنگ جیسی نامی کھلاڑی اس عالمگیر شہرت، ناموری اور سیرینا اور ونیس وینس جیسی آج کی خاتون ٹینس کھلاڑیوں جیسی بے مثال آمدنی کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھیں۔ گولف کی نامی کھلاڑی بیب ڈیڈرکسن زہریاس عورتوں کے گولف کی اس بے پناہ مقبولیت کا تصور نہیں کر سکتی تھیں جہاں سویڈن کی اینکا سورنسام اور جنوبی کوریا کی سے لامی پاک جیسی عالمی شہرت یافتہ ستاروں کی کھکشا میں جگہ گری تھیں۔



یو ایس ویمن نیشنل آٹس ہالکی ٹیم کی کھلاڑی اوین واٹن (۳۳) اور دیگر ارکان ٹیم، نیویارک کے ایک پلیسڈ میں مارچ ۱۹۹۷ میں رشین ویمن نیشنل آٹس ہالکی ٹیم کے تعارف کی سماعت کرتے ہوئے۔ امریکی خواتین ۱۳۰۰ سے کامیاب ہوئی تھیں۔

ٹائٹل نائن کی حوصلہ افزائی

امریکی کھیل کے میدانوں میں مصلحت کھلاڑی عورتوں کا جو حیرت انگیز طوفان آیا اور اس کے ساتھ ہی جو مواقع پیدا ہوئے ان کو ۱۹۶۰ کے آخری برسوں اور ۱۹۷۰ کے برسوں کے دوران عورتوں کی ان تحریکات سے بلاشبہ تقویت ملی جن میں ہر سطح پر عورتوں کے اقتدار اور اختیار پر زور دیا گیا تھا۔ لیکن اصل تقویت ٹائٹل نائن سے ملی جو کہ امریکہ کا ایک تاریخ ساز قانون تھا جس پر ۱۹۷۲ میں صدر رچرڈ نکسن نے دستخط کئے تھے جس کے مطابق تعلیم کے ہر حصے میں بشمول کھیل، لڑکیوں اور عورتوں کو مساوات کی ضمانت دی گئی تھی۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اس قانون کا نفاذ شروع ہوا تو خواتین کھلاڑیوں اور بہتر اداروں کے درمیان جو امریکہ میں اسپورٹس کو فروغ دے رہے تھے شراکت کی ابتدا ہوئی جن میں این سی اے اے۔ دی اوپیکس اور ٹیلو بزن شامل تھے۔ شوقیہ خواتین کھلاڑیوں کے لئے دروازے کھلتے ہی کارپوریٹ امریکہ کے دروازے بھی کھل گئے اور نتیجے کے طور پر پیشہ ورانہ عورتوں کے کھیلوں کے لئے اسپانسر شپ بڑھنے لگی۔

بہترے لوگ تو یہی بحث کریں گے کہ ٹائٹل نائن کے مقاصد کی تکمیل تو دور رہی اس قانون کا ٹھیک طرح سے یا پوری طرح سے نفاذ بھی ہوا ہے یا نہیں۔ صاف ہے کہ ملک کے کیمپوں میں فٹ بال اور مردوں کے باسکٹ بال کا بول بالا ہے۔ کچھ لوگوں کا اصرار ہے کہ ٹائٹل نائن سے صنفی جنگ سرو ہونے کے بجائے اس کو اور مقبولیت ملی ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس قانون کے نفاذ سے مردوں کے کھیلوں میں رکاوٹ پڑی ہے۔ ۲۰۰۲ میں امریکی جنرل اکاؤنٹنگ آفس کے ایک مطالعہ سے معلوم ہوا کہ ۱۹۸۲ اور ۱۹۹۹ کے درمیان مردوں کی کشتی، تیراکی اور ٹینس کی ۳۱ ٹیمیں امریکن انٹرویوورٹی اسپورٹس پروگراموں سے خارج کر دی گئیں۔ اس پر گرما گرم بحث ہوتی رہے یا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ٹائٹل نائن کا قانون برقرار ہے۔ جولائی ۲۰۰۳ میں امریکی محکمہ تعلیم نے سال بھر کے جائزے پر مبنی ایک رپورٹ جاری کی جس میں اس بات کی توثیق کی گئی کہ ٹائٹل نائن کے ضابطوں اور قاعدوں پر عمل درآمد ترجیحات میں معمولی ردوبدل کے ساتھ جاری ہے۔

سارے امریکہ میں قانون ٹائٹل نائن کو سنجیدگی سے لینے کا عزم نومبر ۲۰۰۳ میں پنسلوانیا کے ایک وفاقی جج کے اس فیصلے سے بھی ثابت ہے جس نے اپنے علاقے میں ایک یونیورسٹی کو اس یونیورسٹی کے اندر خواتین کے ایک جمناسٹک پروگرام کو بحال کرنے کا حکم دیا تھا۔ ویسٹ چسٹر یونیورسٹی نے جج میں کمی اور ریاستی حکومت کے فیصلے میں کٹوتی کی وجہ سے اپریل ۲۰۰۳ میں مردوں کی جیک راس ٹیم کے ساتھ ہی اس پروگرام کو بھی منسوخ کر دیا تھا لیکن مردوں کی جمعیت بہت بڑی تھی چنانچہ عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ ٹائٹل نائن کے مطابق خواتین کھلاڑیوں کے ساتھ مساوی سلوک کی قانونی ذمہ داری کو یونیورسٹی نے انجام نہیں دیا ہے۔ اب اسکول کے کھیلوں میں جمناسٹکس پھر شامل ہو گئی ہے۔

اس قانون کے فائدوں اور اس کے سطحی اثرات کی بحث تو شاید کبھی ختم نہ ہو، یہ بحث زمانہ دراز تک جاری رہے لیکن جو بات قابل بحث نہیں ہے وہ یہ ہے کہ ٹائٹل نائن نے امریکہ میں کھیل کے منظر نامے کو ہمیشہ کے لئے بدل دیا ہے۔

عورتوں کا پیشہ ورانہ باسکٹ بال

ایک تعجب خیز مثال پیشہ ورانہ خواتین کا ٹائٹل باسکٹ بال ایسوسی ایشن ہے وہ ایسی چمک دمک کے ساتھ جاری ہے کہ لڑکیاں اب سے تیس برس پہلے بڑے لیگ والے شہروں اور جدید ترین کھیل کے میدانوں میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھیں، دو بار کی عالمی چیمپئن لاس آنجلس اسپارکس اس شہر کی عورتوں کی ٹیم ہے۔ اس کی کھلاڑیوں کے بقول انہیں بھی اتنا ہی "شوٹاؤٹ" ملتا ہے جتنا کہ کسی دن کھیل کے اوقات میں شہر کے مرکز میں واقع اسٹیپلس سنٹر میں لیکرس کے لئے کھینے والے مردوں کو ملتا ہے جو کہ ٹائٹل باسکٹ بال ایسوسی ایشن (این بی اے) کی ٹیم ہے جو اسپارکس کو اسپانسر کرتی ہے۔ نیویارک میں ٹیم کے داخلے کے بارے میں اسٹرنگ کہتی ہیں کہ جب آپ نیو یارک لبرٹی کو دیکھنے کے لئے میڈیسن اسکوئر گارڈن میں داخل ہونگے تو دو تک رہ جائیں گے اور کہیں گے۔ "یہی عورتوں کا پیشہ ورانہ باسکٹ بال ہے۔"

ٹائٹل نائن نے جس طرح پیش رفت کے لئے راہ ہموار کی اسی طرح کھیل کے میدانوں میں بھی مواقع کے درکشادہ کئے جہاں اب نوعمر لڑکیاں صرف تماشائی رہنے یا تالیاں بجانے سے زیادہ بھی کچھ کرتی ہیں۔ اعداد و شمار سے صورت حال واضح ہو جاتی ہے۔ ووومنز اسپورٹس فاؤنڈیشن کے مطابق جو کہ بلائف کماے مشاورتی گروپ ہے۔ ٹائٹل نائن سے پہلے ۲۷ میں صرف ایک لڑکی سکندری اسکول سطح کے کھیلوں میں شریک ہوتی تھی۔ اب ان کی تعداد تین لڑکیوں میں ایک ہے۔ یہ نوعمر لڑکیاں جوں جوں آگے بڑھ رہی ہیں کھیلوں میں ان کی دلچسپیاں بھی بڑھتی جا رہی ہیں۔ محکمہ تعلیم کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ آج کوئی ایک لاکھ ۵۰ ہزار نوعمر لڑکیاں کالج کے کھیلوں میں شریک ہیں جو کہ ان ۳۲ ہزار لڑکیوں کی تعداد کا پانچ گنی ہے جو ۱۹۷۲ کے انٹر کالج کھیلوں میں شریک ہوتی تھیں۔

طرح طرح کے اعداد و شمار کے پیچھے کامیابیوں کے ناقابل تردید واقعات ہیں۔ مثال کے طور پر باسکٹ بال، فٹ بال یا سافٹ بال نہیں تھا جس نے عورتوں کو این سی اے اے کی بے مثال پوزیشن تک پہنچا دیا بلکہ کشتی رانی تھیں۔ جنوری ۱۹۹۶ میں این سی اے نے عورتوں کی کشتی رانی ڈیویژن کو چیمپئن شپ حیثیت دے دی لیکن مردوں کو وہی حیثیت نہیں دی گئی۔ اس فیصلے کا مطلب اتنا ہی نہیں تھا کہ این سی اے اس کھیل کی ٹائٹل چیمپئن شپ کے لئے فنڈ کی فراہمی کے لئے راضی ہو گیا بلکہ یہ بھی کہ کشتی رانی میں تاریخی طور پر جو مرد اور عورتیں دونوں حصہ لیا کرتے تھے این سی اے نے کشتی رانی کرنے والی صرف عورتوں کو تسلیم کیا اور انہیں چیمپئن شپ کی حیثیت دی۔

کئی فراٹک ان خاموش کامیابیوں کی زندہ مثال ہیں جو دیر پا اثرات چھوڑتی جا رہی ہیں۔ فراٹک اوپیکس کی سابق کھلاڑی ہیں اور ٹیمیل یونیورسٹی، فیلڈ ڈیلفیا کے مشہور فننگ پروگرام کی بہت عرصے تک کوچ رہ چکی ہیں اپنی عورتوں کی ٹیم کی ترقی کا

اصل تقویت ٹائٹل نائن سے ملی جو کہ امریکہ کا ایک تاریخ ساز قانون تھا جس پر ۱۹۷۲ میں صدر رچرڈ نکسن نے دستخط کئے تھے جس کے مطابق تعلیم کے ہر حصے میں بشمول کھیل، لڑکیوں اور عورتوں کو مساوات کی ضمانت دی گئی تھی